ملالہ یوسف زئی پر حملہ۔ میں مذمت کرنا چاہتا ہوں۔ لیکن کیسے کروں؟

ایک چودہ سالہ ناسمجھ مسلمان لڑکی پر قاتلانہ حملہ! جواز کیا بنتا ہے اس حملے کا؟ طالبان مخالف سوچ؟ کیا یہ وجہ کسی مسلمان کے قتل کا جواز بن سکتی ہے؟ ایک پختون لڑکی کا بارک اوباما کو آئیڈیل قرار دینا؟ ٹھیک ہے کہ یہ بات ہے تو بہت غلط، لیکن کیا یہ بھی کسی چودہ سالہ مسلمان لڑکی کے قتل کی وجہ ہوسکتی ہے؟ نائن الیون کے بعد اور خصوصاً سانحہ لال مسجد کے بعد پاکستان کے علاقوں میں جو حالات آئے اس سے بعید نہیں کہ ایک ناپختہ شعور نوعمر لڑکی بارک اوبامہ کو امن کا پیامبر سمجھ لے۔ اور اگر کوئی یہ بھی نہ مانے تو بھی، قتل کا کیا جواز ہے وہ بھی ایک چودہ سالہ لڑکی کا؟

سوالات بہت ہیں۔ ملالہ کی ڈائری کیوں شائع کی گئی؟ کیا ملالہ نے وہ ڈائری اپنی سوچ سے لکھی تھی یا کسی نے لکھوائی تھی؟ اس ڈائری کا مواد سب کچھ ملالہ نے خود لکھا تھا یا کوئی اسے بتا رہا تھا؟ ایک کم عمر بچی کے احساسات کو کیوں ایک بڑے مسئلے کو سطحی انداز میں پیش کرنے کے لئے استعمال کیا گیا؟ آیا اگر ڈرون کے شکار کسی فرد کے بچے نے ایسے ہی احساسات کو قلم بند کیا

ملالہ یوسف زئی پر حملہ۔ میں مذمت کرنا چاہتا ہوں۔ لیکن کیسے کروں؟
ہوتا تو اسے بھی اتنی اہمیت دی جاتی؟ یہ سوالات اپنی جگہ پر موجود ہیں۔
لیکن اس سب کے باوجود ملالہ پر حملے کا نہ جواز بنتا ہے اور نہ ہی اس ایکشن کی ترجیح کی کوئی وجہ۔ اور پھراس واقعے کی وجہ سے ناموس رسالت کے حوالے سے جس طرح سے لبرلز کو ریسکیوملا اس سے یہی پتہ چلتا ہے کہ یہ عمل نہ صرف غلط تھا بلکہ ذہین و چوکس قیادت اور منصوبہ بندی سے عاری بھی تھا۔

برداشت اور رواداری کے بغیر آپ صرف جنگ ہی جنگ کرسکتے ہیں کوئی نظام قائم نہیں کر سکتے۔مخالف سوچ کو برداشت کرنا اور نظر انداز کرنا بھی ایک طرح کی کامیابی ہے۔ یہ واقعہ اگر ویسا ہی ہے جیسے کہ بیان ہوا ہے تو قابل مذمت ہے۔

ہاں میں اس حملے کی مذمت کرنا چاہتا ہوں۔۔۔

لیکن ٹھہرئیے مجھے خدشہ ہے۔

خدشہ اس بات کا ہے کہ کوئی اس مذمت کو لے اُڑے اور اس واقعے کے پس منظر کو

ملالہ یوسف زئی پر حملہ۔ میں مذمت کرنا چاہتا ہوں۔ لیکن کیسے کروں؟
نظر انداز کردے۔

خدشہ اس بات کا ہے کہ کہیں مجھے ان میں سے سمجھ لیا جائے جو طالبان کو ہی پاکستان کا اصل مسئلہ مانتے ہیں۔

کہیں یہ نہ ہو کہ میں بھی ان لوگوں میں شمار کیا جاؤں جن لوگوں نے ایک ناسمجھ بچی کے احساسات کا استحصال کر کے اپنی مارکٹ بنائی۔

کہیں مجھے ان نابغہ روزگار دانشوروں سے وابستہ نہ سمجھا جائے جو اس واقعے کو پاکستان کی مجموعی صورت حال سے قطعی الگ ایک واقعہ ثابت کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔

خدشہ ہے کہ اس تحمل اور رواداری کی کمی والے رویے کو نشو نما دینے میں حکومت اور بڑی طاقتوں کے کردار کو نظر انداز کیا جائے گا۔

ملالہ یوسف زئی پر حملہ۔ میں مذمت کرنا چاہتا ہوں۔ لیکن کیسے کروں؟ کہیں یہ نہ سمجھا جائے کہ ڈرون حملے کر کرکے لوگو کو قتل کرنا معمول کے واقعات ہیں اور بس یہی ایک واقعہ ہے جو ظلم اور نفرت کی علامت ہے۔

کہیں ایسا نہ ہو کہ میں بھی ان میں شامل سمجھا جاؤں جنہوں نے بھی اس واقعے کی مذمت کی ہے اور ان کی آواز میڈیا میں بہت اونچی ہے۔

کہیں ایسا نہ ہو کہ مجھے کراچی کو خون میں نہلادینے والے اس بھتہ خور لیڈر کے ساتھ سمجھا جائے جس کے نزدیک صرف بس یہی ایک حملہ ہوا ہے اور باقی سب خیر ہے۔

میں کس طرح اس امریکی حیا باختہ رقاصہ کے ساتھ اپنے آپ کو شمار کروں جس کو اپنے فوجیوں کے لاکھوں کے حساب سے کئے ہوئے قتل اور جنسی جرائم نظر نہیں آتے، لیکن ملالہ پر حملہ نظر آتا ہے؟

مجھے ڈر ہےکہ ملالہ پر حملے کے بہانے سے مغرب کی مادر پدر آزادی کو ایک طئے

ملالہ یوسف زئی پر حملہ۔ میں مذمت کرنا چاہتا ہوں۔ لیکن کیسے کروں؟
شدہ انسانی عقیدے کے طور پر پیش کیا جائے گا۔

ایسے میں اس ایک واقعے کی کس طرح مذمت کی جائے۔

جبکہ ہمارے ہاں ایسی شخصیات ہیں جو ڈرون حملے سے سینکڑوں شہریوں کی اموات کو قابل جواز مانتی ہے؟

طالبان کے نام سے ہونے والی ہر حرکت کو غیر رواداری پر مبنی اور امریکہ اور حکومت کی طرف سے ہونے والی ہر حرکت کو بہترین حکمت عملی قرار دیتی ہے؟

ایسے بکے ہوئے گند ذہن بھی ہیں جو ریمنڈ ڈیوس کی آزادی کو نہ صرف کامیابی مانتے ہیں بلکہ اسلام کے قانون دیت کے حوالے سے بالکل صحیح سمجھتے ہیں گویا کہ یہ صرف کوئی عام "قتل" کا معاملہ تھا۔

اور میڈیا بھی ایسا کہ ایک جھوٹی ویڈیوں جس میں ایک لڑکی کو کوڑے لگواتے

ملالہ یوسف زئی پر حملہ۔ میں مذمت کرنا چاہتا ہوں۔ لیکن کیسے کروں؟
ہوئے دکھایا گیا تھا کو استعمال کر کے وزیرستان آپریشن کی راہ ہموار کرتا ہے۔

اور فارین میڈیا ایسا جس میں کسی ناک کٹی ہوئی افغان عورت کی تصویر کو افغانستان پر قبضہ اور ہزاروں لوگوں کے قتل کے لئے جواز بنا کر پیش کرتا ہے۔

میڈیا میں شور مچاتے ایسے زندیق بھی ہیں جو ہر قسم کے مذہبی مقدسات کی تضحیک کے جواز کے قائل ہیں اور ان کے نزدیک صرف آزادی ہے ایک مقدس عقیدہ ہے جس پر کوئی سمجھوتہ نہیں ہوسکتا۔

آخر کیا کریں کس زبان سے مذمت کریں۔ کیا بکے ہوئے گندے ذہن دانشوروں کے ساتھ اپنے آپ کو شمار کریں؟ کیا اس بھتہ خور قاتل سیاست دان کی صف میں شامل ہوجائیں جسے پناہ ملتی ہے تو صرف برطانیہ میں؟ کیا اس میڈیا کے سر کے ساتھ اپنا سر ملائیں جو اپنے فائدے کے ہر واقعے کو اچک لیتا ہے جس سے مغربی آقاؤں کی خوشنودی حاصل ہو اور جس کے نزدیک ڈرون حملے صرف "خبر" ہوتے ہیں؟

ملالہ یوسف زئی پر حملہ۔ میں مذمت کرنا چاہتا ہوں۔ لیکن کیسے کروں؟
آخر مذمت کروں تو کیسے کروں؟

اور ویسے مذمت کر کے کرنا بھی کیا ہے۔

میں کوئی سیاستدان تو ہوں نہیں جو کسی واقعے کی مذمت صرف ایک سیاسی بیان کے طور پر دیتا ہے اور اس واقعہ کے پیچھے موجود وجہ کو نظرانداز کرنا باقاعدہ
اس کی پالیسی ہوتی ہے۔

میں کوئی دانشور تو ہوں نہیں جو کسی خاص طبقے سے متعلق ہر واقعے کی مخالفت کر کے اپنے آقاؤں کی خوشنودی حاصل کرنا چاہتا ہو۔

’مذمت‘ اگر کسی سیاسی پینترے یا کسی صحافتی چال کا نام ہے۔۔۔

تو صاحبو! جو ہوا غلط ہوا، لیکن میں نہیں کرتا مذمت!!